پروفیسر محمد حمزہ نعیم

عبادت خانے کس لیے؟

ہندو کی عبادت مندر کے اندر، سکھ کی عبادت گردوارے کے اندر، یہودی کی عبادت صومعہ کے اندر، عیسائی کی عبادت گرجے کے اندر، آگ پوجنے والے کی عبادت آتشکدے کے اندر...... سُنّی مسلمان کی عبادت مساجد کے اندر، اہلحدیث کی عبادت مساجد کے اندر، حنبلی، مالکی، شافعی، حنفی اور غیر مقلد کی عبادات ان کی مساجد اور انہی کے عبادت خانوں کے اندر...... ایران میں شیعہ کی عبادت امام باڑوں اور ان کی مخصوص عبادتگاہوں کے اندر، عراق، لبنان، شام اور بحرین میں جہاں بڑی شیعہ آبادیاں ہیں ان کی عبادات، جلوس اور مجالس ان کی عبادتگاہوں کے اندر...... پاکستان کی غالب 98 فیصد سُنّی اکثریت کی عبادات ان کی مساجد اور عبادتگاہوں کے اندر...... آخر یہ کیا بات ہوئی کہ پاکستان کی شیعہ اقلیت کی عبادت (اگر اسے عبادت کہا جا سکے) بازار میں سُنّی کے گھر کے سامنے، مسلمانوں کی مسجدوں اور مدرسوں کے سامنے، غالب اکثریت سُنّیوں کو پہلی محرم سے اپنے گھروں میں بند کر دیا جائے۔ ملک کی فوج، رینجرز، پولیس اور دیگر خصوصی دستے پاکستانی شیعوں کی عبادت کے محافظ ہوں۔ پورا ملک شیعہ عبادت کے لیے بند کر دیا جائے۔ اربوں کھربوں روپے کا معاشی نقصان ہو اور اگر کہیں کوئی سُنّی مسجد، مدرسہ کے دروازہ سے آگے پیچھے ہٹ جانے کی درخواست کرے تو بچوں، بڑوں اور نمازیوں کو پکڑ کر ذبح کر دیا جائے۔ ماتمی جلوسوں میں موجود اسلحہ اور پٹرول کے ڈرموں سے مسجد مدرسہ اور پورا بازار جلا کر راکھ کر دیا جائے کیا یہی انصاف ہے؟...... حکومت، وُزرا، پولیس، رینجرز اور فوج عوام کی حفاظت کے لیے ہوتے ہیں مگر عملی طور پر ان کو صرف ماتمی جلوسوں کا اور تبرّا بازوں کا محافظ بنا دیا جاتا ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل اسلام کو دو عیدیں عطا فرمائیں۔ دونوں عیدوں میں جلوس نکال کر شمولیت کا حکم نہیں۔ انفرادی شمولیت کا حکم ہے اور ساتھ یہ حکم ہے کہ جاتے ہوئے اور راستے سے جاؤ اور واپس دوسرے راستے سے آؤ...... مزید حکم یہ ہے کہ اللہ کی بڑائی اور اس کے شکرانے کے تصور کے ساتھ جاتے ہوئے بھی **اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا اِلٰہ الّا اللّٰہ وَاللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر ولِلّٰہ الحمد** پڑھتے جاؤ اور واپسی پر بھی یہی کلمات تکبیر و تہلیل و تحمید پڑھتے آؤ...... عیدین پر کھلے میدان میں نماز عید کا حکم ضرور ہے مگر یہاں بھی کوئی جلوس نہیں، کوئی ماتم نہیں، کسی پر تبرّا نہیں...... اسلامیان عالم کے سالانہ عظیم اجتماع حج کے موقع پر لاکھوں کا مجمع ہر کسی کو معلوم ہے مگر ان لاکھوں کا کوئی جلوس نہیں، کوئی ماتم نہیں، کوئی تبرّا اور سبّ و شتم نہیں۔ حدودِ حرم کو غیر مسلم کے داخلے کے لیے بند رکھا گیا ہے۔ یہ قانون ہے اور اسلحہ، چھریاں اور خنجر کی بھی اجازت نہیں ہوتی نہ کسی کے ساتھ جھگڑا اور گالی گلوچ...... مختلف قومی لباس بھی اُتروا کر صرف دو چادریں پہننے کا حکم ہے...... جب مسجد سے لے کر بیت اللہ تک ماتم نہیں، ماتمی جلوس نہیں، سبّ و شتم اور تبرّا نہیں تو پاکستانی مسلمانوں نے کون سا جُرم کیا ہے کہ ان کے بازاروں میں، ان کے دروازوں پر، ان کی مساجد اور مدرسوں کے سامنے ماتمی جلوس لایا جائے۔ علماء اور طلباء اور غیور سنیوں کے سامنے قرآن و حدیث کی توہین کی جائے۔ اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم پر تبرّا کیا جائے...... اہل حکومت، وزیر اعظم اور صدرِ پاکستان سے امن کے نام پر ہماری درخواست ہے کہ شیعہ ماتمی جلوسوں کو ان کے اپنے عبادتخانوں میں بند کیا جائے۔